# بین صنفی افراد کے بارے میں بنیادی معلومات

## 'بین صنف' سے کیا مراد ہے؟

بین صنفی افراد پیدائشی طور پر ایسی جنسی خصوصیات (بشمول اعضائے مخصوصہ، جنسی غدودیں اور کروموسوم کے نقوش) کے حامل ہوتے ہیں جو کہ مرد یا عورت کے اجسام کے متعلق روایتی تصورات سے مطابقت نہیں رکھتیں۔

بین صنف ایک وسیع اصطلاح ہے جو کہ جسم میں مختلف قدرتی تغیرات کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ بعض اوقات، بین صنفی خصوصیات پیدائش کے وقت واضح ہوتی ہیں جبکہ بعض لوگوں میں یہ خصوصیتیں بلوغت تک نظر نہیں آتیں۔

ایسا ممکن ہے کہ کروموسومز سے متعلق بعض بین صنفی تبدیلیاں جسمانی طور پر بالکل نمایاں نہ ہوں۔ ماہرین کے مطابق، 0.05 فیصد سے 1.7 فیصد لوگ بین صنفی خصوصیات کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ اس تعداد کی بیرونی حد سرخ بالوں والے لوگوں کی تعداد جتنی ہی ہے۔

بین صنف کا تعلق حیاتیاتی جنسی خصوصیات سے ہے اور یہ کسی فرد کے جنسی رجحان یا صنفی شناخت سے مختلف ہے۔ ایک بین صنفی فرد مخالف جنس کی طرف رجحان کا حامل شخص ہو سکتاہے، ہم جنس پرست شخص ہوسکتا ہے، ایک سے زیادہ صنفوں کی طرف جنسی رجحان رکھ سکتا ہے، یا ہو سکتا ہے کہ وہ کسی صنف کی جانب جنسی رجحان نہ رکھتا ہو؛ اور ہو سکتا ہے کہ بین صنفی شخص اپنی شناخت بطورعورت کرے یا بطور مرد، یا وہ دونوں صنفوں میں خود کو شمار کرے یا خود کو ان میں سے کسی بھی صنف میں شمار نہ کرے۔

چونکہ بین صنفی بچوں اور بالغ افراد کے جسم دوسرے لوگوں سے مختلف سمجھے جاتے ہیں اس لیےانہیں اکثر حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور ان کی صحت و جسمانی سالمیت، ایذارسانی اوربدسلوکی سے تحفظ، اورمساوات وغیرامتیازی سلوک سمیت متعدد انسانی حقوق سلب ہوتے ہیں۔

## جسمانی سالمیت

بین صنفی بچوں کو ظاہری طور پر مرد یا عورت صنف کا حصہ بنانے کے لیے غیرضروری آپریشن اور دیگر طبی کارروائیوں کا نشانہ بنانے کا رجحان عام ہے۔

ایسی اکثر ناقابلِ تغیر طبی کارروائیاں دائمی بانجھ پن، درد، فُضلہ یا پَیشاب روکنے کی صلاحیت کی کمزوری، جنسی احساس کے خاتمے اور عمربھرکی ذہنی اذیت بشمول ذہنی دباؤ کا سبب بنتی ہیں۔ ایسی طبی کارروائیاں باقاعدگی سے متاثرہ فرد کی مکمل، آزاد اور باخبر رضامندی کے بغیر کی جانے والی ایسی طبی کارروائیاں اُسکے جسمانی سالمیت، ایذارسانی اور بدسلوکی سے آزادی اور نقصان دہ روایات سے تحفظ کے حقوق کی خلاف ورزی کا موجب بنتی ہیں۔ متاثرہ فرد اکثراوقات اتنا کم عمر ہوتا ہے کہ فیصلہ سازی کا حصہ نہیں بن پاتا۔
ایسی طبی کارروائیاں اُن کے جسمانی سالمیت کے حقوق، ایذارسانی اور بدسلوکی سے آزادی اور نقصان دہ روایات سے تحفظ کے حق کی خلاف ورزی کا موجب بنتی ہیں۔

ایسی کارروائیوں کو اکثر ثقافتی اور صنفی اقدار اور بین صنفی لوگوں کے بارے میں امتیازی عقائد اور انہیں معاشرے کا حصہ بنانے کی بنیاد پر درست قراردیا جاتا ہے۔

امتیازی سلوک کی بنیاد پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں بشمول جبری معالجے اور جسمانی سالمیت کے حق کی پامالی کو کبھی بھی درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ریاستوں کا فرض ہے کہ وہ دقیانوسی خیالات اور امتیاز کے خلاف لڑیں نہ کہ انہیں مستحکم کریں۔ ایسی طبی کارروائیوں کو بعض اوقات صحت کے مبینہ فوائد کے نام پر بھی درست قرار دینے کی کوشش کی جاتی ہے مگر ان طبی کارروائیوں کی حمایت میں پیش کی جانے والی شہادت اکثر بہت کمزور ہوتی ہے اور ایسے متبادل طریقوں پر غوروخوص نہیں کیا جاتا جن سے بین صنفی افراد کے جسمانی وقار کا تحفظ اور خودمختاری کا احترام ممکن ہو سکے۔

بدقسمتی سے، ڈاکٹروں کے رویوں میں اکثر ایسے خیالات اور معاشرتی دباؤ کی جھلک نظر آتی رہتی ہے اور بین صنفی بچوں کے والدین کے رویوں میں بھی جو ایسی طبی کارروائیوں کی حوصلہ افزائی کرسکتے یا ان کے لیے اپنی رضامندی دے سکتے ہیں چاہے اس کی فوری ضرورت یا سرے سے ضرورت ہی نہ ہو، اور باوجود اس امر کے کہ ایسی طبی کارروائیاں انسانی حقوق کے اصولوں کی پامالی کا سبب بن سکتی ہیں۔ رضامندی دینے والوں کواکثرایسی جراحی کے قلیل المدت اور طویل المدت نتائج کا علم نہیں ہوتا اور نہ ہی اس دوران ان کا بین صنفی بالغ افراد اور ان کے اہلِ خانہ سے رابطہ ہوتا ہے۔

اپنے بچپن میں اس قسم کی جراحی کا نشانہ بننے والے بہت سے بین صنفی بالغ افراد اپنی بین صنفی خصوصیات کو مٹانے کی کوششوں کے ساتھ جڑی شرمندگی اور تہمت، نیز شدید جسمانی و ذہنی اذیت بشمول بہت زیادہ اور تکلیف دہ نشانات کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ کئی یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ ان کے لیے زبردستی ایسی جنسی اور صنفی شناخت متعین کر دی گئی جو ان سے مطابقت نہیں رکھتی تھی۔

چونکہ ایسی غیرضروری اور بغیر پوچھےکی گئی جراحی یا معالجے کی نوعیت ایسی ہے کہ ان کے اثرات کو زائل نہیں کیا جاسکتا اور بین صنفی افراد کے جسمانی سالمیت اور خودمختاری پر ان کے شدید منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اس لیے یہ ممنوع ہونی چاہیے۔ ایسا نظام وضع کیا جانا چاہیے کہ بین صنفی لوگوں اور ان کے اہلِ خانہ کو مناسب مشاورت و امداد مل سکے، بشمول دیگر بین صنفی لوگوں سے۔

## امتیازی سلوک

بین صنفی لوگوں کو اکثر اس وقت امتیاز اور بدسلوکی کا سامنا کرنا پڑتا ہے جب لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ وہ بین صنفی ہیں یا یہ معلوم ہو کہ وہ عام رائج صنفی اقدار سے مطابقت نہیں رکھتے۔ امتیازی سلوک کے خلاف بننے والے قوانین عمومی طور پر بین صنفی لوگوں کے ساتھ امتیازی سلوک کی واضح ممانعت نہیں کرتے، جس کے باعث وہ کئی شعبوں میں امتیازی سلوک کا نشانہ بن سکتے ہیں جن میں صحت، تعلیم، روزگار، عوامی سہولیات اور کھیلوں کے میدان میں سہولیات تک رسائی کے معاملے میں امتیاز شامل ہیں۔

شعبہ صحت کے ماہرین بھی اکثر ایسی تربیت، علم اور سمجھ بوجھ سے محروم ہوتے ہیں کہ وہ بین صنفی لوگوں کی صحت کی خاص ضروریات سمجھ سکیں، انہیں صحت کی مناسب سہولیات فراہم کرسکیں، اور بین صنفی لوگوں کی خود مختاری اور جسمانی سالمیت اور صحت کے حقوق کا احترام کرسکیں۔

بعض بین صنفی افراد کو اس وقت بھی رکاوٹوں اور امتیاز کا سامنا کرنا پڑتا ہے اگر انہیں پیدائش سرٹیفکیٹ اور سرکاری دستاویزات پر صنف کی درجہ بندی میں ترمیم کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے یا وہ ایسی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔

بین صنفی کھلاڑیوں کو خاص قسم کی رکاوٹیں درپیش ہیں۔ کئی واقعات میں بین صنفی خواتین کھلاڑیوں کو اُن کے بین صنفی خدوخال کی وجہ سے کھیلوں کے مقابلوں میں شرکت سے نااہل قرار دے دیا گیا۔ اگرچہ، فقط بین صنفی ہونا ازخود بہتر کارکردگی کی ضمانت نہیں ہے، تاہم اس قسم کی جانچ پڑتال اور پابندیوں کا اطلاق کارکردگی پر اثرانداز ہونے والے دیگر جسمانی تغیرات جیسے کہ قد اور پٹھوں کی نشوونما پر نہیں ہوتا۔

## تحفظ اور دادرسی

بین صنفی افراد کے حقوق کو تحفظ فراہم کیا جانا چاہیے۔ انکے حقوق کی خلاف ورزی کی صورت میں تحقیقات ہونی چاہییں اور مبینہ طور پر ذمہ داروں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جانی چاہیے۔ متاثرین کی موثر دادرسی تک رسائی ہونی چاہیےجس میں چارہ جوئی اور معاوضے کا حق بھی شامل ہو۔

### مثبت پیش رفتیں

2013 میں، آسٹریلیا نے صنفی امتیاز ترمیمی (جنسی رجحان، صنفی شناخت اور بین صنفی حیثیت) ایکٹ منظور کیا۔ اپنی نوعیت کے اس پہلے قانون میں بین صنفی شناخت کو امتیازی سلوک کی ممانعت کی ایک باقاعدہ الگ بنیاد قرار دیا گیا۔ آسٹریلوی سینٹ نے بھی بین صنفی لوگوں کی غیرارادی یا جبری بانجھ کاری کی سرکاری سطح پر تحقیقات کروائی ہیں۔

2015 میں مالٹا نے صنفی شناخت، صنفی اظہار اور جنسی خصوصیات ایکٹ منظور کیا۔ مالٹا میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا قانون ہے جس میں کہا گیا کہ رضامندی کے بغیر نوعمر بچوں کا جنسی خصوصیتوں کے حوالے سے کوئی آپریشن یا دیگر علاج معالجہ نہیں ہو سکتا۔ قانون نے جنسی خصوصیات کی بنیاد پر امتیازی سلوک کی ممانعت بھی کی ہے۔
بین صنفی افراد سے ایسی قانون سازی اور پالیسی سازی میں مشاورت کی جانی چاہیے جو ان کے حقوق کو متاثر کرسکتی ہو۔

## عملی اقدامات

**ریاستیں:**

- بین صنفی بچوں کی جنسی خصوصیات پر غیرضروری جراحی اور طبی کاروائیوں کی ممانعت کریں، ان کے جسمانی وقار کی حفاظت اور خود مختاری کے احترام کو یقینی بنائیں۔

- بین صنفی لوگوں اور ان کے اہلِ خانہ کو مناسب مشاورت و معاونت ، اور بین صنفی لوگوں کی ایک دوسرے کو باہمی معاونت کی فراہمی یقینی بنائیں۔

- تعلیم ، صحت، روزگار، کھیل سمیت دیگر شعبوں اور عوامی سہولیات تک رسائی کے معاملات میں بین صنفی خاصیتوں، خصوصیات یا حیثیت کی بنیاد پر امتیازی سلوک کی ممانعت کریں اور اس قسم کے امتیاز کے خاتمے کے لیے متعلقہ عملی اقدامات کریں۔

- اس بات کو یقینی بنائیں کہ بین صنفی افراد کے حقوق کی خلاف ورزیوں کی صورت میں تحقیقات اور مبینہ ذمہ داروں کے خلاف قانونی کارروائی ہو، ایسی خلاف ورزیوں کے متاثرین کو موثر دادرسی، بشمول ازالہ اور معاوضے تک رسائی حاصل ہو۔

- انسانی حقوق کے قومی اداروں کو بین صنفی افراد کے انسانی حقوق کی صورتحال پر تحقیق کرنے اور نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

- ایسے قوانین کا اطلاق کریں جن کے ذریعے بین صنفی افراد کو پیدائش سرٹیفکیٹ اور دیگر سرکاری دستاویزات پر صنفی درجہ بندیوں میں تبدیلی کا طریقہ کار آسان بنایا جا سکے۔

- صحت کے شعبے سے منسلک لوگوں کو بین صنفی افراد کی طبی ضروریات اور حقوق اور بین صنفی بچوں اور ان کے والدین کی دیکھ بھال اور مشاورت کے بارے میں تربیت کا بندوبست کریں اور انہیں بتایا جائے کہ بین صنفی افراد کی خودمختاری، جسمانی سالمیت اور جنسی خصوصیات کے احترام کو ملحوظِ خاطر رکھیں۔

- اس بات کو یقینی بنائیں کہ عدلیہ، امیگریشن افسران، قانون کا نفاذ کرنے والے، صحت، تعلیم سے وابستہ لوگوں اور دیگر افسران کو بین صنفی لوگوں کا احترام کرنے اور اُن کے ساتھ مساوی سلوک کرنے کی تربیت دی جائے۔

- اس بات کو یقینی بنایا جائےکہ ایسی تحقیق، قانون سازی اور پالیسیاں بناتے وقت بین صنفی افراد اور تنظیموں کو اعتماد میں لیا جائے جن سے اُن کی زندگیاں متاثر ہو سکتی ہوں۔

## ذرائع ابلاغ:

- اخبارات، ٹی وی اور ریڈیو کی کوریج میں بین صنفی افراد اور تنظیموں کی آواز بھی شامل کریں۔
- بین صنفی افراد اوران کے انسانی حقوق سے متعلق تشویش کی درست اور متوازن تصویر کشی کریں۔
- بین صنفی افراد کے جنسی رجحان یا صنفی شناخت کے بارے میں مفروضے قائم نہ کریں۔

## آپ، آپ کے دوست اور دیگر افراد بھی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں:

- آپ جب کبھی بین صنفی افراد کے خلاف کوئی امتیازی سلوک یا تشدد دیکھیں تو اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔
- یاد رکھیں کہ بین صنفی افراد کا کوئی بھی جنسی رجحان اور صنفی شناخت ہو سکتی ہے۔

**اردو میں اقوام متحدہ کی فیکٹ شیٹ کی منظوری :**

اقوام متحدہ کی انٹرسیکس فیکٹشیٹ ایشیائی زبانوں کے ترجمے کا پروجیکٹ آر ایف ایس ایل کے زیر اہتمام ، انٹرسیکس ایشیاءنے شروع کیا ہے۔ انٹرسیکس ایشیاء پاکستان انٹرسیکس کمیونٹی اور عرفان خان کا سیکیور موم اور چائلڈ سے ان پٹ ، ترامیم اور ترجمے کی حمایت پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے۔

اقوام متحدہ کی مفت اور مساوی مہم اور او۔ایچ۔سی۔یچ۔آر کو اس ترجمے کے منصوبے کو قابل بنانے کی اجازت دینے کے لئے بہت بہت شکریہ۔ انگریزی میں اصلی دستاویز سے اردو میں یہ غیر سرکاری ترجمہ ہے۔ اس ترجمے کو پروف ریڈر کیا گیا ہے اور اسی کے مطابق قومی انٹرسیکس کارکنوں نے اس کی تصدیق کی ہے۔ اقوام متحدہ پر اس غیر سرکاری ترجمہ کی درستگی کی کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہے۔

Produced by: intersex Asia

Source: UNITED NATIONS HUMAN RIGHTS OFFICE OF THE HIGH COMMISSIONER; FREE & EQUAL UNITED NATIONS

Our Sponsors: RFSL; Astraea Lesbian Foundation for Justice; mama cash

Allies: OII-Chinese